سوال

(313) بیوی کے لیے وصیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارا بڑا بھائی فوت ہوا، اس کا ایک مکان تھا جس کی مالیت تقریباً بارہ لاکھ روپے ہے، اس نے وصیت کی تھی کہ اس مکان میں سے نصف میری بیوہ کو دے دیا جائے، کیا یہ وصیت جائزہے؟ نیز ہم تین بھائی اوردو بہنیں زندہ ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کے قوانین بتدریج پایہ تکمیل کو پہنچے ہیں، دورجاہلیت میں میت کا تمام مال ااس کی بیوی اوراولاد بلکہ خاص بیٹوں کو ملتا تھا۔ والدین اوردیگراقارب محروم رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وصیت کاقانون اتاراکہ اگر مرنے والاما ل وغیرہ چھوڑکر جارہاہے تو اسے چاہیے کہ اپنے والدین اوردیگراقارب کے لیے وصیت کر کے جائے۔ چنانچہ ارشادباری تعالیٰ ہے : ’’جب تم میں سے کسی کی موت قریب آئے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں کے لیے انصاف کے ساتھ وصیت کرے بشرطیکہ اس نے مال وغیرہ چھوڑا ہو۔[1]

اس وقت وصیت کرنا فرض تھا، لیکن اس وصیت کے ذریعے لوگ ایک دوسرے کو نقصان پہنچادیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء میں آیت میراث نازل فرمائی اوراس کے ذریعے تمام ورثا کا حصہ متعین کردیا۔ اس آیت کے ذریعے ہر حقدار کواس کا حق دے دیا گیا اوروارث کے حق میں وصیت کو منسوخ کردیا گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر اعلان فرمایا :

’’اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کواس کا حق دے دیا ہے، اب وصیت کے ذریعے کسی وارث کو کچھ بھی نہیں دیا جاسکے گا۔‘‘[2]

البتہ جن ورثا کواس کی جائیداد سے حصہ نہیں ملتا ان کے حق میں جائزطورپر وصیت کی جاسکتی ہے۔ صورت مسؤلہ میں اللہ تعالیٰ نے خاوندکی جائیداد سے بیوی کا حصہ دیا ہے لہٰذا اس کے لیے وصیت کے ذریعے کوئی مال دینانا جائزہے۔ اس بنا پر مرنے والے نے جو بیوی کے متعلق وصیت کی ہے وہ کالعدم ہے۔ اب اسے بارہ لاکھ میں سے چوتھا حصہ تین لاکھ ملیں گے کیونکہ مرنے والااس کا خاوندلاولد ہے باقی نولاکھ روپیہ تین بھائیوں اوردو بہنوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ایک بھائی کو بہن سے دوگنا حصہ ملے۔ سہولت کے پیش نظر نولاکھ روپے کو آٹھ حصوں میں تقسیم کردیا جائے۔ ایک حصہ ایک لاکھ بارہ ہزارپانچ صدروپیہ ہے جو میت کی ایک بہن کوملے گا اوراس کا دوگنا دولاکھ پچیس ہزارروپیہ ایک بھائی کو دے دیا جائے۔ بیوی کواس کے حصے کے علاوہ وصیت کے ذریعے کچھ نہیں ملے گا کیونکہ اس کے حق میں وصیت کالعدم ہے۔

---

[1]البقرہ : ۱۸۱۔

[2]ترمذی، الوصایا : ۲۰۲۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد4۔ صفحہ نمبر:287

محدث فتویٰ